بھگت سنگھ کی بات سنو،

نئے انقلاب کا راہ چنو!

تعلیم اور روزگار ہمارا، پیدائشی ادھیکار ہے!

ہندو-مسلم-سکھ-عیسائی،

سب کو مار رہی مہنگائی!

ذات پات کے جھگڑے چھوڑو ،
صحیح لڑائی سے رشتہ جوڑو!

بھگت سنگھ جن ادھیکار یاترا

دوسرا مرحلہ

۱۰ دسمبر ۲۰۲۳ تا ۳ مارچ ۲۰۲٤

کے ہمسفر بنیں!

دوستو!

ہم آپ کے درمیان **’بھگت سنگھ جن ادھیکار یاترا‘** کے دوسرے مرحلے میں آئے ہیں۔ اس سفر کا مقصد عوام الناس کے بنیادی حقوق کی جدوجہد کو آگے بڑھانا اور اس کے لیے عوام کو بیدار کرنا، متحرک کرنا اور منظم کرنا ہے۔ ملک میں عام محنت کشوں کے حالاتِ زندگی کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں- **یہ یاترا (سفر) ۱۰ دسمبر ۲۰۲۳ کو کرناٹک کے بنگلورو سے شروع ہوکر ملک کی ۱۳ ریاستوں کے ۸۰ اضلاع ہوتے ہوئے تقریباً ۸۵۰۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے ۳ مارچ ۲۰۲۳ کو دہلی پہنچے گی۔** ہم آپ سے مؤدبانہ اپیل کرتے ہیں کہ آپ اس بامقصد یاترا میں ہمارے ہمسفر بنیں - مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی نے عوام الناس کی زندگیاں جہنم بنا دی ہیں۔ لوگ اپنے بچوں کو غذائیت سے بھرپور خوراک، معیاری طبی امداد اور معیاری تعلیم فراہم کرنے تک سے محروم ہیں۔ ہمیں ان حقیقی مسائل کے بارے میں سوچنے سے روکنے کے لیے ملک کے حکمران ہمیں مندر، مسجد، ریزرویشن اور نسل پرستانہ جنون کے نت نئے نعروں میں پھنسا کر مذہب اور ذات پات کے نام پر لڑواتے رہتے ہیں۔

تمام لٹیرے حکمرانوں کی طرح ہمارے ملک کے حکمران بھی ہمیں یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ ہم خود ہی اپنی غربت، بدحالی، بے روزگاری، بے گھری اور سماجی و معاشی عدم تحفظ کے ذمہ دار ہیں۔ ہم وہ لوگ ہیں جو بیکار ہیں کیونکہ ہم روزانہ ۱۸ گھنٹے کام کرنے کو تیار نہیں ہیں؟ہم زیادہ بچے پیدا کرتے ہیں! ہمارے ملک کے حکمران بتاتے ہیں کہ بین الاقوامی معیشت کی کساد بازاری کی وجہ سے ہندوستان میں بے روزگاری اور مہنگائی بڑھ رہی ہے۔ہمیں یہ باور کرایا جاتا ہے کہ بے روزگاری، مہنگائی وغیرہ میں حکومت کا کوئی قصور نہیں، گویا یہ چیزیں زلزلہ یا سونامی جیسی قدرتی آفات ہیں، جن پر کسی کا کوئی اختیار نہیں۔ لیکن کیا حکمران طبقے کی طرف سے پڑھائی جا رہی اس پٹی میں کوئی حقیقت ہے؟ ہرگز نہیں! **ہمیں یہ سبق اس لیے پڑھایا جا رہا ہے تاکہ ہم بڑھتی ہوئی بے روزگاری، مہنگائی اور سماجی اور معاشی عدم تحفظ کو تقدیر کا معاملہ سمجھیں۔** تمام لٹیرے حکمران ہمیشہ یہی چاہتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ خاص طور پر پچھلے ۱۰ سالوں میں ہندوستان کے محنت کش لوگوں کے معیار زندگی اور کام کے حالات میں غیر معمولی گراوٹ آئی ہے اور اس کی وجہ موجودہ حکومت کی عوام دشمن پالیسیاں ہیں۔ پہلے بھی تمام حکومتیں ٹھیکیداروں، زمینداروں، دلالوں اور بچولیوں کے مفادات کی تکمیل کرتی تھیں۔ لیکن **۲۰۱٤ سے موجود مودی سرکار نے کھلے عام غلامانِ زر کی خدمت کرنے اور عام لوگوں کو لوٹنے کے تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں ۔ آج اس حقیقت کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔**

مہنگائی تمام ریکارڈ کیوں توڑ رہی ہے؟

مہنگائی کیوں بڑھ رہی ہے؟ مہنگائی میں اضافے کی ساختی وجہ جس کی وجہ سے وقتاً فوقتاً مختلف اشیا اور خدمات کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، **ایک ایسا نظام ہے جس میں عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پوری پیداوار، تبادلہ اور تقسیم منصوبہ بند طریقے سے نہیں کی جاتی۔** ایسا ہوتا ہے، لیکن یہ مٹھی بھر امیر لوگوں کی تجوریاں بھرنے کے لیے زیادہ منصوبہ بند طریقے سے ہوتا ہے۔ایسے افراتفری کے نظام میں مختلف اشیا کی قیمتیں مختلف اوقات میں بڑھتی اور کم ہوتی ہیں۔ لیکن آج ہمارے ملک میں مہنگائی کے تمام ریکارڈ ٹوٹنے کے پیچھے ایک فوری ٹھوس وجہ ہے: **ایک طرف، مودی حکومت نے امیروں کے مفادات کی تکمیل کے لیے امیروں کو ٹیکس میں چھوٹ دی ہے، انہیں بہت سی رعایتیں اور چھوٹ دی ہیں۔ اور دوسری طرف عام لوگوں پر ٹیکسوں کے بوجھ بڑھائے ہیں** -پچھلے ۱۰ سالوں میں مودی حکومت نے بڑے مالکان، کمپنیوں وغیرہ پر ٹیکس کم کیا ہے، انہیں زمین، بجلی، پانی، یہاں تک کہ قرضوں میں بھی بڑی رعایتیں دی ہیں اور عام لوگوں پر بالواسطہ ٹیکسوں کا بوجھ بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔

۲۰۱۷ سے پہلے، **کل حکومتی ٹیکس ریونیو کا ۳۲ فیصد دولت مندوں سے وصول کیے گئے کارپوریٹ ٹیکس** سے آتا تھا۔ ۲۰۲۳ آتے آتے یہ کم ہو کر **۲٤ فیصد سے بھی کم رہ گیا ہے**، جب کہ اس دوران ان دولت مندوں کے منافع میں زبردست اضافہ

ہوا ہے۔ دوسری جانب **جی ایس ٹی** اور دیگر چارجز کے ذریعے عام عوام پر ٹیکس کا بوجھ بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ کل ٹیکس ریونیو کا نصف سے زیادہ ہے! **پیٹرولیم مصنوعات** کی قیمتوں کا ۶۰ **فیصد صرف ٹیکس ہے۔ ۲۲-۲۰۲۱ میں مرکزی حکومت نے ۳،۷۳ لاکھ کروڑ روپے اور تمام ریاستی حکومتوں نے مل کر پٹرول اور ڈیزل پر ٹیکس کی مد میں ۲،۰۲ لاکھ کروڑ روپے جمع کیے تھے۔** جب پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اتنا بڑا اضافہ ہوتا ہے تو اس کا اثر ہر شے کی قیمت پر پڑتا ہے۔ **اسی طرح مرکزی حکومت نے بھی گزشتہ ۱۰ سالوں میں ایل پی جی کی قیمتوں میں دوگنا سے زیادہ اضافہ کیا ہے** جس کا براہ راست اور سنگین اثر عام آدمی کی معیشت پر پڑا ہے۔

پٹر و لم مصنوعات پر ۶۰ فیصد ٹیکس

مودی حکومت عوام پر ٹیکس کا بوجھ اس لئے بڑھا رہی ہے کیونکہ اسے بڑے تاجروں کو دی گئی ٹیکس چھوٹ کی تلافی کرنی ہے۔ سرمایہ داروں کو دی جانے والی رعایتوں کی وجہ سے حکومتی آمدنی کم ہو رہی ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ سیاست دانوں، وزراء، ایم پیز، ایم ایل ایز اور بڑے بیوروکریٹس کو دی جانے والی سہولیات میں کوئی کمی نہ آئے، عام لوگوں پر ٹیکسوں کا بوجھ لگاتار بڑھایا جا رہا ہے۔ **ہمارے ملک میں گزشتہ ۱۰ سالوں میں مہنگائی میں غیر معمولی اضافے کی اصل ٹھوس وجہ یہی ہے۔یہ قدرتی آفت نہیں ہے۔ موجودہ حکومت کی پالیسیاں اس کی ذمہ دار ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ: سرمایہ داروں کو پوجنا اور آباد کرنا، عوام کو لوٹنا اور تباہ کرنا۔**

بے روزگاری اتنی کیوں بڑھ رہی ہے؟

ہمیں ہمیشہ بتایا جاتا ہے کہ بے روزگاری کی وجہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے۔ یہ بکواس ہے۔ انسان صرف پیٹ کے ساتھ پیدا نہیں ہوتا، وہ ہاتھ اور پیروں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی محنت قدرت کے ساتھ مل کر خوشحالی پیدا کر سکتی ہے۔ سیدھی سی بات ہے: **زیادہ لوگ، زیادہ ضروریات، زیادہ ضرورتیں، زیادہ پیداوار، زیادہ پیداوار، زیادہ ملازمتیں۔ گزشتہ ۱۰ سالوں میں ہمارے ملک میں خوراک کی پیداوار میں ۱۸،۳۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جبکہ اس دوران آبادی میں محض ۱۰،۷ فیصد اضافہ ہوا۔** پھر ملک میں بھکمری میں اضافہ اور غذائیت کا فقدان کیوں؟ اگر آبادی ان مسائل کی وجہ تھی تو یقیناً فاقہ کشی اور غذائی قلت میں کمی ہونی چاہیے تھی۔ واضح ہے: آبادی کا مسئلہ صرف ایک بہانہ ہے، حقیقت میں عام عوام ہی نشانہ ہے۔ یقیناً ایک پڑھے لکھے معاشرے میں لوگ زیادہ بچے پیدا نہیں کرتے اور یہ فیصلہ لینا خواتین کا جمہوری حق ہے۔ لیکن معاشرے میں موجود ناخواندگی اور تہذیب کی کمی کا ذمہ دار بھی موجودہ نظام ہے۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ **بھوک، بے روزگاری اور غربت کی ذمہ دار بڑھتی آبادی نہیں ہے۔** یہ حقائق اعداد و شمار کے ساتھ دکھائے جا سکتے ہیں

بے روزگاری کی شرح میں ۱۰،۱ فیصد کے اضافے کا نیا رکارڈ !

بے روزگاری میں اضافے کی پہلی ساختی وجہ منافع خوری پر مبنی نظام ہے۔ جہاں پیداوار کا مقصد عام لوگوں کی فلاح و بہبود، ان کی ضروریات کو پورا کرنا اور محنت کشوں کے لیے کام کرنے کے سازگار حالات کو یقینی بنانا نہ ہو، وہاں بے روزگاری تو بڑھے گی ہی۔

پچھلے ۱۰ سالوں میں بے روزگاری کے تمام ریکارڈ توڑنے کی وجہ مودی حکومت کی معیشت کی شدید بدانتظامی ہے تاکہ امبانی اور اڈانی جیسے لوگوں کی منافع خوری میں کوئی کمی نہ آئے۔ گزشتہ ۱۰ سالوں میں نجکاری کا جو طوفان آیا ہے اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر چھنٹنی ہوئی ہے۔ صرف سرکاری اعداد و شمار کی بات کریں تو **۲۰۱۶ میں ۴۱،۲ کروڑ لوگوں کے پاس نوکریاں تھیں، وہیں ۲۰۲۱ میں صرف ۴۰،۴ کروڑ لوگوں کے پاس نوکریاں تھیں-** وہ بھی جب ملازم ہونے کی حکومتی تعریف یہ ہے کہ اگر آپ نے پچھلے ہفتے میں کسی دن کام کیا ہے تو آپ کو ملازم سمجھا جائے گا! اس کے علاوہ مودی حکومت نے نوکریوں کے اعدادوشمار جمع کرنا بند کر دیا ہے، تاکہ سچائی لوگوں کے سامنے نہ آسکے۔ حقیقت یہ ہے کہ **اکتوبر ۲۰۲۳ میں ہی بے روزگاری کی شرح نے ایک بار پھر نیا ریکارڈ قائم کیا اور بے روزگاری کی شرح ۱۰،۱ فیصد سے اوپر چلی گئی** (ماخذ: سینٹر فار مانیٹرنگ انڈین اکانومی)- **۲۰۲۱ تک نوجوانوں میں روزگار کی شرح ۱۰،۴ فیصد تھی، جس کا مطلب ہے کہ ہر ۱۰۰ نوجوانوں میں سے ۹۰ بے روزگار ہیں۔ مودی حکومت کے گزشتہ ۱۰ سالوں میں ہر منٹ میں ۳ نوکریاں ختم ہوئیں، ہر گھنٹے میں ۱۸۲ نوکریاں ختم ہوئیں، اور ہر روز ۴۴۰۰ نوکریاں ختم ہوئیں۔** پہلے نوٹ بندی اور پھر کووڈ کے دوران نافذ کیے گئے بد انتظامانہ لاک ڈاؤن نے خاص طور پر لوگوں کی روزی روٹی کو تباہ کر دیا۔ اور پھر بھی بے روزگاری سے نپٹنے کے لیے کوئی قدم اٹھانے کے بجائے مودی حکومت نے ریلوے، ہوائی اڈوں، بینکوں، انشورنس اداروں اور دیگر سرکاری اداروں کی نجکاری کا طوفان جاری رکھا ہوا ہے- لیبر قوانین کے نفاذ کے لیے لیبر ڈیپارٹمنٹ کی مشینری مفلوج بنادیا گیا ہے اور لیبر قوانین کو بھی ختم کرنے کی تیاری ہے-

۲۰۱۴ تا ۲۰۲۲ مرکزی حکومت نے محض ۷۲۲۳۱۱ لوگوں کو نوکری دی !

ہمارے ملک میں پہلے سے رائج اور خصوصی طور پر مودی حکومت کا پھیلایا ہوا **ٹھیکیداری نظام** بھی بے روزگاری کے لئے ذمہ دار ہے- ایک ٹھیکہ ، دہاڑی یا کیجول مزدور عام طور پر ۱۰ سے ۱۲ گھنٹے اور بعض اوقات ۱۴ سے ۱۶ گھنٹے تک کام کرتا ہے۔ **ہندوستان کے کل کامگاروں میں سے ۹۴ فیصد غیر رسمی شعبے میں ہیں اور عارضی ، ٹھیکہ یا کیجول مزدوروں کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اگر ۶۰ کروڑ سے زیادہ کام کرنے والے افراد میں سے ۹۴ فیصد دن میں ۱۲-۱۲ گھنٹے کام کر رہے ہیں، تو صرف ان کے لیے لیبر قوانین(آٹھ گھنٹہ کام) نافذ کرنے کا مطلب تقریباً**

۲۰ سے ۲۵ کروڑ نئی ملازمتیں ہوں گی۔ لیکن مودی سرکار اور نارائن مورتی جیسے اس کے سرمایہ دار دوست عوام سے کہہ رہے ہیں کہ وہ دن میں ۱۲ گھنٹے کام کریں کیونکہ وہ بھی کرتے ہیں۔ ہم کہیں گے: یہ آپ کی فیکٹری ہے، آپ دن میں ۱۲ گھنٹے کام کرتے ہیں! جب فیکٹریاں، کھیتیاں اور کانیں ہماری ہو جائیں گی تو ضرورت پڑنے پر ہم اپنی مرضی کے مطابق دن میں ۱۲ گھنٹے کام بھی کر سکیں گے۔ اب ہمیں ۸ گھنٹے کام کا دن دیں جو کہ بطور کارکن ہمارا حق ہے۔

سرمایہ داروں کے فائدے کے لیے مودی سرکار کی نجکاری، لبرلائزیشن، کنٹراکٹائزیشن، کیزولائزیشن اور معیشت کی بدانتظامی کی پالیسیاں بھی بے روزگاری کی ذمہ دار ہیں۔ یہ بھی زلزلہ، سیلاب، جنگل کی آگ یا سونامی جیسی کوئی قدرتی آفت نہیں -

کرپشن تمام حدیں کیوں پار کر رہا ہے؟

جب حکومتیں امیروں کو لوٹ مار کی اجازت دیتی ہیں تو پھر ان کے لیڈر اور وزیر کیوں پیچھے رہیں؟ وہ بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھوتے ہیں۔ اور مودی سرکار کے دور میں ‹رام نام پر لوٹ مچی ہے لوٹ سکے تو لوٹ› کا نعرہ لگنے لگا ہے۔ ‹روپے، چہرہ اور کردار› کی بات کرنے والی بی جے پی حکومت نے کرپشن کا ایسا ننگا ناچ کیا کہ پرانے پیشہ ور کرپٹ لوگ بھی بغلیں جھانکنے لگے ہیں -**۱۰،۰۰۰ کروڑ کا ویاپم گھوٹالہ، ہزاروں کروڑ کا رافیل گھوٹالہ، اڈانی گھوٹالہ، نوٹ بندی گھوٹالہ، ڈیمیٹ گھوٹالہ، ڈی ڈی سی اے گھوٹالہ، این پی اے گھوٹالہ...** فہرست اتنی لمبی ہے کہ ایک کتاب بھری جا سکتی ہے۔ ان گھپلوں میں جو اربوں کھربوں روپے ضائع ہوئے وہ بھی عوام کے تھے۔ ایک طرف تمام دولت مندوں اور سرمایہ داروں نے اپنی تجوریاں بھریں تو دوسری طرف حکومتی وزراء، لیڈران، ایم ایل اے اور ایم پیز اور بڑے افسروں، دلالوں اور دلالوں نے بھی کمیشن سے اپنی جیبیں بھریں۔لیکن ان تمام گھوٹالوں پر جو شور مچا تھا اسے مودی حکومت نے عدلیہ، میڈیا اور بیوروکریسی کو اپنی جیبوں میں رکھ کر دبا دیا۔ اس میں گوڈی میڈیا نے خاص کردار ادا کیا۔ گوڈی میڈیا کے بارے میں عوام کو یہ اصول بنانا چاہیے کہ گوڈی میڈیا جو کچھ کہے، وہ اس کے برعکس سچ مانے۔ حکومت کے تمام دھوکہ باز، دھننا سیٹھ، صرف این پی اے (نان پرفارمنگ اثاثہ) گھوٹالہ کے ذریعے عوام کی محنت کی کمائی کے ۲،۶۷ لاکھ کروڑ روپے لے کر فرار ہو گئے ہیں۔کیاحکومت کی ملی بھگت کے بنا یہ ممکن ہے ؟؟ ہرگز نہیں !!

۲۰۱٤ سے اب تک سرمایہ داروں کے ۱۴,۵۶ لاکھ کروڑ روپئے قرض معاف !

فرقہ پرستی، ذات پرستی اور شاونزم کی افیون کیوں چٹائی جا رہی ہے؟

اوپر بیان کیے گئے ہمارے حقیقی مسائل کے بارے میں سوچنے سے روکنے کے لیے سنگھ پریوار، بی جے پی اور انکی گود میں بیٹھا **گودی میڈیا ہمیں تین فرضی مسائل میں الجھا رہے ہیں: فرقہ پرستی، جاتی واد اور شاونزم۔** کبھی مندر، مسجد، کبھی لو جہاد، کبھی لینڈ جہاد، کبھی گائے کے تحفظ کا جھوٹا ڈرامہ پھیلا کر ہمارے مذہبی جذبات کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، کبھی ریزرویشن کی سیاست کو گرما کر ہمیں بے وقوف بنایا جاتا ہے- کبھی چین یا پاکستان کا جھوٹا خوف دکھا کر شاونزم کی لہر پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان تینوں کے ذریعے عوام کو بیوقوف بنایا جاتا ہے۔ اگر بھارت کو چین سے خطرہ ہے تو **مودی حکومت کے گزشتہ ۵ سالوں میں چین سے بھارت کی درآمدات میں ۳۰ فیصد اضافہ کیوں ہوا؟ چین کے ساتھ ہندوستان کا تجارتی خسارہ ۱$ ٹریلین سے کیسے بڑھ گیا؟ اسی طرح اگر بی جے پی گائے کے تحفظ کو لے کر اتنی فکر مند ہے تو کیرالہ، شمال مشرقی گوا میں بی جے پی لیڈر گائے کے گوشت کی سپلائی بڑھانے کا وعدہ کیوں کر رہے ہیں؟ بی جے پی کے سنگیت سوم گائے کا گوشت برآمد کرنے والے مذبح خانے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں کیوں تھے؟ مودی حکومت میں ہندوستان دنیا کا چوتھا سب سے بڑا بیف ایکسپورٹر کیسے بن گیا؟ اگر بی جے پی ‹لو جہاد› میں سنجیدہ ہے تو بی جے پی لیڈر شاہنواز حسین، مختار عباس نقوی اور اس سے پہلے سکندر بخت کے گھروں پر سنگھی غنڈوں نے حملہ کیوں نہیں کیا جنہوں نے ہندو عورتوں سے شادی کی ہے؟ بی جے پی لیڈر سبرامنیم سوامی کی بیٹی کے گھر پر حملہ کیوں نہیں ہوا جس نے ایک مسلمان سے شادی کی ہے؟ کیا آپ نے کبھی ان سوالات کے بارے میں سوچا ہے؟**

کچھ سمجھنے کی باتیں ...

یہ واضح ہے: یہ مسائل موجودہ حکومت اور سنگھ پریوار صرف ہمارے اندر غیر معقول فرقہ وارانہ سوچ اور جذبات پیدا کرنے اور اسے اپنے سیاسی فائدے کے لیے استعمال کرنے اور بڑھتی ہوئی مہنگائی، بے روزگاری، غربت، ناخواندگی اور بھوک سے ہماری توجہ ہٹانے کے لیے اٹھاتے ہیں۔ ہم میں سے بہت سے معصوم لوگ بھی اس فراڈ میں پھنس جاتے ہیں۔ لیکن اگر آئندہ کوئی آپ سے ان فرضی مسائل کا تذکرہ کرے تو اس کی خاطر داری کریں اور اسےباہر کا دروازہ دکھائیں۔ اگر ہم ایک بہتر مستقبل چاہتے ہیں تو ہمیں حلف اٹھانا چاہیے کہ ہم صرف اپنی زندگی کے ٹھوس حقیقی مسائل پر بات کریں گے۔ ہمیں فیصلہ کرنا چاہیے کہ ہم صرف اپنے روزگار، تعلیم، طبی دیکھ بھال، رہائش کے حق، مہنگائی اور بدعنوانی سے آزادی کے حق، فرقہ پرستی اور ذات پرستی سے آزادی کے حق کی بات کریں گے۔ ہمیں یہ تہیہ کرنا چاہیے کہ ہم عام محنت کش ان تمام مسائل پر اپنی جارحانہ تحریکیں شروع کریں گے۔جن کے چند اہم مطالبات درج ذیل ہوں گے۔

ہمارے بنیادی مطالبات:

* تعلیم-روزگار-صحت-رہائش کو بنیادی حقوق قرار دیا جائے۔ نجکاری پر پابندی لگائی جائے۔ **بھگت سنگھ نیشنل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ** پاس کریں، روزگار فراہم نہ کرنے کی صورت میں ١٠ ہزار روپے ماہانہ بے روزگاری الاؤنس دیا جائے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی تمام خالی آسامیوں کو فوری طور پر پُر کریں۔ اگنی ویر اسکیم کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے اور فوج میں مستقل بھرتی کا نظام بحال کیا جائے۔

*تمام لیبر قوانین کو سختی سے نافذ کریں، چار مجوزہ ‹لیبر کوڈز› کو منسوخ کریں۔ دیہی مزدوروں کو بھی لیبر قوانین کے تحت لایا جائے۔ پرانی پنشن اسکیم کو بحال کیا جائے۔ **ٹھیکیداری نظام کو ختم کر کے مستقل کام کی نوعیت پر ملازمت کا انتظام کیا جائے۔**

*مہنگائی کو روکنے کے لیے **تمام بالواسطہ ٹیکسوں کو ختم کیا جائے** اور دولت میں اضافے پر مبنی **ترقی پسند براہ راست ٹیکسوں** کے نظام کو سختی سے نافذ کیا جائے۔

***منریگا اسکیم** کو سختی سے لاگو کیا جائے، اس کے تحت پورے سال کام فراہم کرنے کا انتظام کیا جائے اور اس کام کے لیے کم از کم اجرت کے برابر رقم فراہم کی جائے۔

***غریب اور درمیانے درجے کے کسانوں کے لیے** بیج، کھاد، بجلی وغیرہ پر سبسڈی کے مناسب انتظامات کے لیے امیر طبقے پر **خصوصی ٹیکس** عائد کیا جائے، آبپاشی کے سرکاری نظام اور **ادارہ جاتی قرضے** کا بھی مناسب بندوبست کیا جائے۔

*تمام مذاہب کی مساوات» کے جعلی سیکولرازم کی جگہ ایک **حقیقی سیکولر ریاست** کو یقینی بنانے کے لیے قانون سازی کی جانی چاہیے۔ کسی بھی رہنما یا پارٹی کی طرف سے عوامی زندگی میں مذہب، برادری یا عقیدے کا ذکر یا استعمال قابل سزا جرم قرار دیا جانا چاہیے۔

* آئینی ترمیم کے ذریعے نہ صرف **چھوا چھوت** بلکہ **ہر طرح سے ذات پات کی تفریق کو قابل سزا جرم** قرار دیا جانا چاہیے۔

*انتخابی جماعتوں اور حکومت کی **کرپشن کو روکا جائے اور ان کے پبلک آڈٹ اور انویسٹی گیشن کے انتظامات** کیے جائیں۔

*** خواتین کے خلاف ہر قسم کے سماجی، معاشی اور ثقافتی امتیازات کو ختم کیا جائے، اس کے لیے سخت قوانین لائے جائیں۔**

***تمام قسم کی تنظیمیں اور جماعتیں جو مذہبی اور ذات پات کی تفریق کو بھڑکاتی ہیں اور فرقہ وارانہ تشدد اور ہجومی تشدد میں سرگرم ہیں ان پر فوری پابندی عائد کی جانی چاہئے** اور انہیں دہشت گرد قرار دیا جانا چاہیے اور ان کے لیڈروں اور حواریوں کے خلاف فوری طور پر سخت کارروائی کی جانی چاہئے۔

دوستو! **مندرجہ بالا تمام مطالبات ہماری زندگی سے جڑے بنیادی مطالبات ہیں۔ یہ عملی مطالبات ہیں۔ یہ مکمل ہو سکتے ہیں۔** دنیا کے کچھ ممالک میں لوگوں نے ان میں سے بہت سے حقوق حاصل کیے ہیں کیونکہ وہاں لوگوں نے ان کے لیے جدوجہد کی۔ یہ معاشرے کی انقلابی تبدیلی کی طویل جنگ کا ایک ابتدائی قدم ہے۔ کوئی بھی انتخابی جماعت ان مطالبات کے لیے لڑنے والی نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ تمام انتخابی پارٹیاں جیسے کانگریس، آپ، ایس پی، بی ایس پی، شیو سینا، این سی پی، آر جے ڈی، جے ڈی یو، جے ڈی (ایس ای سی)، سی پی آئی (ایم)، سی پی آئی، سی پی آئی (ایم ایل) لب، بی آر ایس، وائی ایس آر کانگریس، اکالی دل وغیرہ وہ سرمایہ داروں کے پیسوں سے چلتی ہیں اور انہیں سرمایہ داروں کے حق میں پالیسیاں بناتی ہیں۔ اس وقت ملک کے اصل حکمرانوں کو فاشسٹ بی جے پی کی زیادہ ضرورت ہے جو کھلے عام ہم پر آمرانہ انداز میں عوام دشمن پالیسیاں مسلط کر کے ہمیں مذہب کے نام پر آپس میں لڑوا سکے۔

اس لیے آج ملک کے محنت کش عوام کو ان مطالبات پر اپنی جانفشاں عوامی تحریک کا آغاز کرنا ہوگا، موجودہ عوام دشمن حکومت کو سبق سکھانا ہوگا اور اپنی تحریک کی مدد سے اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ ٤٢٠٢ میں آنے والی کوئی بھی حکومت ہمارے ان مطالبات کو نظر انداز نہ کرسکے۔ **شہید اعظم بھگت سنگھ نے کہا تھا کہ» عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم رکھنے والی حکومت کا تختہ الٹنا نہ صرف حق بلکہ فرض بھی ہے۔» آج شہید اعظم کے اس پیغام کو عملی جامہ پہنانے کا وقت ہے۔ آئیں، ہماری مہم، ہماری تحریک میں شامل ہوں اور بہتر مستقبل کی جدوجہد کا حصہ بنیں۔**

ہندوستان کی انقلابی مزدور پارٹی (RWPI)

بگل مزدور دستہ نوجوان بھارت سبھا دِشا طلبہ تنظیم

BHAGAT SINGH JAN ADHIKAR YATRA
BSJAY

رابطہ: دہلی: 9289498250، 9693469694 اتر پردیش: 8858288593، 9891951393 ہریانہ: 8685030984 مہاراشٹر: 7798364729، 9619039793 بہار: 8860792320 اتراکھنڈ: 9971158783 پنجاب: 9888080820 آندھرا پردیش: 7995828171, 8500208259 تلنگانہ: 9971196111 چنڈی گڑھ: 8196803093

@bsjayatra 9582712837